اندازمسیحائی

محمد نجیب پاشا

B-119،نواب واجدعلی شاہ روڈ، پوسٹ گارڈن ریچ، کولکاتہ۔700024

پرویزاور فیروز بچپن کے ساتھی تھے۔وہ دونوں ہم جماعت تھےاور ہمیشہ اپنی کلاس میں اوّل یادوم آیا کرتے تھے۔ چونکہ ان کا اسکول صرف آٹھویں جماعت تک تھااس لیے آٹھویں جماعت پاس کرنے کے بعدان دونوں کوٹرانسفر لے کرسرسید ہائرسکنڈری اسکول میں جانا پڑا۔سرسیداسکول میں ان کی دوستی اقبال سے ہو گئی۔فیروز گرچہ تیز اور ذہین طالب علم تھا،لیکن اس کا ہم عمر دوست اقبال بھی کم نہ تھا۔وہ ہمیشہ پہلی جماعت سے لے کر آٹھویں جماعت تک اول آیا تھا۔یہی وجہ تھی کہ پڑھائی کو لے کر اقبال اورفیروز میں اکثرٹھن جاتی خاص کراردو کے پیریڈ میں دونوں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے میں مصروف رہتے۔فیروز کے والد کا انتقال ایک ایکسیڈنٹ میں ہو چکا تھا جس کی وجہ سے فیروز اوراُس کی امّی کی گزربسر بڑی مشکل سے ہوتی تھی۔ادھر کچھ دنوں سے فیروز کی امّی ''سلمہ'' پریشان رہنے لگی تھیں کیوں کہ ان کے ہاتھ میں ایک پھوڑا نکل آیا تھااور ڈاکٹر نے آپریشن کے لیے دو ہزارروپے کا خرچ بتایا تھا۔ان کے پاس اتنے پیسے نہ تھے کہ وہ اپناعلاج کراسکتیں۔

ایک دن کلاس میں نوٹس آیا کہ اس سال جو طالب علم اردو کے پیپر میں اسٹار مارکس حاصل کرے گا اُسے اردو کے ٹیچر جمال صاحب خوداپنے ہاتھوں سے دوہزارروپے کاانعام دیں گے۔یہ نوٹس سنتے ہی فیروز کی آنکھیں خوشی سے چمکنےلگیں۔وہ سوچنے لگا کہ اگر میں اسٹار مارکس حاصل کرلوں تو اپنی والدہ کا آپریشن آسانی سے کراسکتا ہوں۔من ہی من یہ سوچتا ہوافیروزکینٹین پہنچ گیا۔وہاں پرویزاور اقبال پہلے ہی سے موجود تھے۔فیروز نے ان دونوں کونوٹس کے بارے میں بتایا تو پرویز نے فوراً کہا!''اردو میں کوئی کتنی ہی محنت کیوں نہ کرلے اسٹار مارکس تو اقبال ہی کو ملے گا۔'' جواب میں اقبال نے بھی مسکراتے ہوئے فیروز پرطنز کیا۔''مجھے نہیں لگتا ہے کہ فیروزسکنڈ بھی آسکے گا۔'' یہ سنتے ہی فیروز کے تیور چڑھ گئے۔اس نے غصّہ میں میز پر رکھا ہواپانی کا گلاس اقبال کے اُوپرانڈیل دیا پھرچیخ کر کہا۔اس سال چاہے کچھ بھی ہوجائے میں تمھیں اوّل آنےنہیں دوں گا۔یہ میرا چیلنج ہے۔یہ کہتا ہوافیروزکینٹین سے باہرنکل گیا۔

اللہ اللہ کرکے امتحان کا دن بھی آگیا۔آج اردو کا پہلا پیپر تھا۔اقبال نے جیسے ہی اسکول کے گیٹ پر قدم رکھا اُس کی ملاقات فیروز کی امی سے ہوگئی۔اقبال نے حیرت سے پوچھا ''خیریت آنٹی؟اسکول کیسے آنا ہوا؟'' جواب میں فیروز کی امی نے کہا''فیروز لنچ کا ٹفن گھر بھول آیا تھااس لیے لےکرآنا پڑا۔'' اچانک اقبال کی نظران کے ہاتھ پر پڑی جس میں ایک بڑا سا پھوڑانکل آیا تھا۔اقبال نےفوراًپوچھا''آنٹی آپ اس پھوڑے کا علاج کیوں نہیں کرتیں؟'' وہ مسکرادیں اور بات کاٹ کر بولیں۔''دیکھو! تمہارا امتحان شروع ہونے میں صرف دو منٹ رہ گئے ہیں۔جلدی سے امتحان ہال میں جاؤ''اقبال فوراًسلام کر کے امتحان ہال کی طرف دوڑ پڑا۔امتحان ختم ہونے کے بعداقبال جیسے ہی امتحان ہال سے نکلا جمال صاحب پوچھ بیٹھے۔''بیٹے اقبال!امتحان کیسا ہوا؟'' اقبال نے جواب دیا''سر!میں نے دو سوال چھوڑ دیے ہیں۔''جمال صاحب فوراً بولے''کیوں؟'' اقبال نے کہا''سر پیسے کی ضرورت مجھ سے زیادہ فیروزکو ہے کیوں کہ اسے اپنی امّی کا علاج کرانا ہے۔اس لیے میں نے دوسوال چھوڑ دیے تاکہ وہ اسٹار مارکس حاصل کرے۔'' یہ سن کر جمال صاحب کی آنکھیں بھرآئیں۔انھوں نے اقبال کواپنے سینے سے چمٹالیااور بولےتم بہت اچھے ہوتم سے یہی امید تھی۔○○